لاٹری



ام عبد منیب

مشربہ علم و حکمت
0321-4609092

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد اَپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com
www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لاٹری

اُمِ عبدِ منیب

مشربہ علم و حکمت

کامران پارک زینبیہ کالونی نزد منصورہ ملتان روڈ لاہور

0321-4609092

لاٹری

اہتمام ———— محمد عبد منیب

————

اشاعت اول ———— ۱۴۳۴ھ

قیمت ———— 35/-

برائے رابطہ: حافظ مستغفر الرحمٰن فون: 0321-4213089

★ دار الکتب السلفیۃ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اُردو بازار لاہور
Ph.: 042-37361505-37008768
Cell: 0333-4334804

★ اسلام آباد مکان نمبر 264 گلی نمبر 90 سیکٹر 8/4-i اسلام آباد۔
فون: 0300-5148847

البلاغ
لوئر گراؤنڈ لینڈ مارک پلازہ جیل روڈ لاہور
042-35717842-3,0300-8880450

6GL نیو لبرٹی ٹاور بالمقابل پیس ماڈل ٹاؤن لنک روڈ لاہور
042-35942233,35942277,0300-6112240

شالیمار سینٹر F-8 مرکز اسلام آباد
051-2281420,0300-5205050

عدنان پلازہ، سواں روڈ G-10 مرکز اسلام آباد
051-2224146-7,0300-5205060

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست

☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سخنِ وضاحت

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

یأتی علی الناس زمانٌ لا یُبالی المرءُ مااخذ عنه امِن الحلالِ مِن الحرام؟(بخاری: ۲۰۵۹، ۲۰۸۳. نسائی: ۴۴۶۶)

''لوگوں پر ایک زمانہ ایسا بھی آئے گا کہ آدمی اس بات کی پروا نہیں کرے گا کہ جو مال اس کے ہاتھ آیا ہے وہ حلال ہے یا حرام؟''

دورِ حاضر میں مالِ حرام کی بہت سی ناجائز شکلیں عام ہو چکی ہیں اور لوگ ان کے حرام یا حلال ہونے کے متعلق جانے بغیر انہیں جائز سمجھ کر اختیار کرتے جا رہے ہیں جن میں انعامی اسکیمیں، لاٹری، انشورنس، مکان گروی رکھنے کی مروجہ صورت وغیرہ ہیں۔

ان چیزوں کی حرمت کی سنگینی کے پیشِ نظر ان پر چھوٹے چھوٹے کتابچے لکھنے کا ارادہ کیا، اللہ تعالیٰ نے مدد کی تو کچھ لوازمہ تیار ہوگا۔

اس تحریر کو پڑھ کر اگر کسی کی اصلاح ہو گئی تو الحمد للہ!

اہلِ علم سے درخواست ہے کہ وہ اس تحریر کو تنقیدی اور اصلاحی نظر سے دیکھ کر مشوروں سے آگاہ کریں۔ شکریہ کے ساتھ یہ مشورے قبول کیے جائیں گے۔

ام عبد منیب

محرم: ۱۴۳۳

☆☆☆

لاٹری کی مختلف شکلیں

☆ لانڈھی (کراچی) میں فٹ پاتھ پر دکان دار بیٹھے ہوئے ہیں، انہوں نے سگریٹ کی چند ڈبیوں پر پانچ، دس اور پچاس روپے کے نوٹ رکھے ہوتے ہیں اور پلاسٹک کے رِنگ اپنے پاس رکھتے ہیں وہ ہر گزرنے والے کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ ان رِنگز کو ان ڈبیوں پر پھینکے جو رِنگ جس ڈبی پر گر گیا وہ پیسے پھینکنے والے کے ہو جائیں گے۔

☆ ایک بڑے بورڈ پر بچوں کے مختلف کھلونے سفید پلاسٹک کا کاغذ چپکا کر بند کیے ہوتے ہیں۔ کھیلنے والے سے ایک مخصوص رقم پانچ روپے، دس یا بیس روپے وصول کیے جاتے ہیں اور اسے مصنوعی پستول دے کر کہا جاتا ہے کہ وہ مطلوبہ چیز پر نشانہ لگائے، جس پیکٹ پر نشانہ لگ جائے وہ کھلونا نشانہ مارنے والے کو مل جاتا ہے۔

☆ مصنوعات تیار کرنے والوں کی تمام انعامی اسکیمیں، انعامی کوپن، انعامی یا فارم وغیرہ بھی لاٹری ہی ہیں۔ حصہ لینے والے ہر شخص کو متعلقہ مصنوعہ چیز یا کوپن یا ٹکٹ یا فارم خریدنا پڑتا ہے۔ پھر اسے دی گئی ہدایات کے مطابق نمبر، ریپر یا

مخصوص گنتی پوری کرنی پڑتی ہے، اس کے بعد تمام حصہ داروں میں قرعہ اندازی کر کے صرف ان چند لوگوں کو انعام دیا جاتا ہے جن کا قرعہ اندازی میں نام نکل آئے ،باقی سب محروم قرار دیے جاتے ہیں۔ (انعامی اسکیموں کی تفصیل، ان کے نقصانات اور حرام ہونے کے دلائل کے لیے دیکھیے کتابچہ: خریدیں اور جیتیں)

☆ بچوں کے کھانے کی چیزوں کے پیکٹ میں یا کھلونوں کے پیکٹ میں کوئی اضافی چیز بعض پیکٹوں میں یا سبھی میں بند کر دی جاتی ہے یا اس کا نام یا نمبر لکھ کر پیکٹ کے اندر ڈال دیا جاتا ہے، بچے اس چیز کو خریدتے اور پھر تجسس کے ساتھ کھولتے ہیں کبھی وہ پڑیا خالی نکلتی ہے، کبھی اس میں کوئی کھلونا یا کھانے کی چیز ٹافی وغیرہ نکل آتی ہے، نمبر یا نام لکھے ہونے کی صورت میں اسے اس نمبر یا نام کی چیز مہیا کر دی جاتی ہے۔ لاٹری کو اسی مناسبت سے قسمت کی پڑیا بھی کہا جاتا ہے۔ اس قسم کی لاٹری، یعنی جوا گزشتہ ساٹھ ستر سال سے ہمارے ملک میں کھیلا جا رہا ہے اور بچوں کو بھی اس کا خوب عادی بنایا جا رہا ہے۔

☆ بعض مصنوعات تیار کرنے والے کسی چیز کی تصویر کے ٹکڑے کر کے اسے مختلف پیکٹوں میں ڈال دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جس کی خریدی ہوئی متعلقہ چیز میں سے یہ سب ٹکڑے اس طرح نکل آئیں کہ انہیں جوڑ کر تصویر مکمل ہو جائے تو وہ جس چیز کی تصویر ہو گی وہی چیز انہیں مطلوبہ کمپنی کو دکھانے پر مہیا کر دی جائے

گی۔اس وقت اسی قسم کا ایک اشتہار ملاحظہ کریں:

''پیارے بچوں کے من پسند کھلونوں کی زبردست انعامی اسکیم

موجاں ای موجاں تصویر مکمل کریں اور انعام پائیں۔

بادشاہ جی لاٹری والے گلی نمبر ۹ کمبوہ دی حویلی نزد میراں حسین دربار

دورِ حاضر میں مشینی لاٹری کا طریقہ بھی رائج ہے۔سفرنامہ یورپ از س ف اعجاز میں لکھا ہے:

انٹرنیشنل ریڈکراس کی مشین جس میں سکہ ڈال کر بٹن دبائیں تو لاٹری نکل آتی ہے۔ایک کرین مشین چھوٹی سی حرکت میں آتی ہے اور چھوٹے چھوٹے انعامات پکڑتی جاتی ہے، جو انعام پکڑا جاسکے وہی مل جاتا ہے۔

سفرنگار کا بیان ہے کہ میں نے بھی سکہ ڈالا لیکن انعام نہیں ملا۔مزید لکھا ہے: یہ رقم ریڈکراس ادارے کو دی جاتی ہے۔(سفرنامہ یورپ از س ف اعجاز، ص:۱۰۹)

معلوم ہوا کہ اس مشینی دور میں لاٹری کے مشینی طریقے بھی ایجاد ہو چکے ہیں۔

لاٹری کی ابتدا:

مغربی مفکرین کہتے ہیں: لاٹری تقسیمِ انعامات کی اسکیم ہے جس کا دارومدار اتفاق پر ہوتا ہے یہ روم والوں کی ایجاد کی حیثیت سے مشہور ہے۔

(ان سائیکلوپیڈیا برٹانیکا ح:۱۴،ص:۴۰۵)

سب سے پہلے غالباً فلورنس میں اسٹیٹ کے فائدے کی غرض سے لاٹری کا سلسلہ شروع ہوا۔ اس کے بعد یہ تیزی سے اٹلی، ہالینڈ، فرانس، اسپین اور آسٹریا میں رواج پا گئی۔ انگلستان میں ملکہ الزبتھ نے ۱۵۶۹ء میں اسٹیٹ لاٹری کا سلسلہ جاری کیا اور حکومت انگلستان نے اسے ۱۸۲۶ء تک سرکاری آمدنی کا ذریعہ بنائے رکھا۔ (ان سائیکلو پیڈیا آف سوشل سائنس، ج:۹ص:۶۱۴)

لاٹری کا سلسلہ شروع میں دیکھا دیکھی جاری ہوا اور جلد ہی یہ مغربی ممالک میں عام ہو گیا لیکن بہت سے دانش وروں نے اس کے اخلاقی اثرات کی سنگینی کو محسوس کرتے ہوئے اس کے خلاف آواز بلند کی، اور جس تیزی سے لاٹری کا رواج عام ہوا تھا، اسی تیزی سے اس کی مخالفت کا سلسلہ بھی جاری ہو گیا جس کے نتیجے میں کئی مغربی ریاستوں نے اس پر قانونی طور پر پابندی عائد کر دی۔

انقلابِ فرانس کے بعد اعتدال پسند عناصر نے لاٹری کے خلاف آواز اٹھائی اور اسے ریاست کا ایک شرم ناک ذریعہ آمدنی قرار دیا جس کے نتیجے میں حکومتِ برطانیہ نے ۱۸۲۶ء میں اور فرانس نے ۱۸۳۶ء میں لاٹری کو منسوخ قرار دے دیا۔ (ان سائیکلو پیڈیا آف سوشل سائنس ج:۹ص:۶۱۴)

بڑھتی ہوئی مخالفت کے نتیجے میں ۱۸۳۳ء میں نیویارک اور ماسچوسٹس لاٹریوں کو ممنوع قرار دیا گیا۔ (ان سائیکلو پیڈیا آف سوشل سائنس ج:۹ص:۶۱۴)

امریکہ کی طرح جاپان نے بھی ہر قسم کی لاٹریاں ممنوع قرار دیں۔ یونین آف سوویٹ سوشلسٹ ری پبلک نے بھی ہر قسم کی لاٹریوں پر ۲۴ جولائی ۱۹۳۳ء کو قانونی پابندی عائد کر دی۔ (ان سائیکلوپیڈیا آف سوشل سائنس ج:۹ ص:۶۱۴)

جوئے کی دیگر کئی شکلوں کو برطانیہ نے ۱۸۵۳ میں، روس نے ۱۸۵۴ میں اور امریکہ نے ۱۸۵۵ میں ممنوع قرار دیا لیکن اس کے باوجود ان معاشروں میں جوئے کی کئی شکلیں جاری وساری رہیں، جنہیں یا تو جوئے میں شامل نہیں سمجھا جاتا تھا یا اسے ایسا جوا سمجھا جاتا ہے جسے معاشرہ اور حکومت جائز سمجھتے اور جوئے کی تعریف سے جان بوجھ کر خارج قرار دیتے ہیں۔

لاٹری مسلمان ممالک میں

لاٹری کا رواج اسلامی ممالک میں انیسویں صدی تک کبھی نہیں رہا کیوں کہ خلافتِ اسلامی کے تحت یہ جوا ہونے کی بِنا پر حرام تھا لیکن جب انگریزوں نے مسلمان ممالک پر غاصبانہ قبضہ کیا اور انہیں اپنی ذیلی کالونیاں بنالیا تو یہ لوگ اپنے ممالک کی خرافات و بدعات بھی ساتھ لے کر آئے، جن میں لاٹری، ریس کورس، انعامی اسکیمیں، انعامی بانڈ، بینکوں کا سودی نظام، انشورنس، ریفل ٹکٹ، بلیئرڈ کلب وغیرہ بھی شامل تھے۔ ان سب چیزوں کے انگلش نام بھی اس بات کی چغلی کھاتے ہیں کہ یہ انگریز عیسائی ملکوں کی ایجاد ہیں، اسلامی ممالک سے ان کا کوئی تعلق نہیں۔ لیکن المیہ یہ ہوا کہ جس طرح مسلمان ممالک پر قبضہ کرنے کے بعد اہلِ مغرب نے مسلمانوں کی معاشرتی اقدار کو تہس نہس کرنے کے لیے بہت سی چالیں چلیں اسی طرح مسلمانوں کے معاشی نظام کو بھی الٹ کر رکھ دیا، سود یا جوا کی بجائے ایسے پرفریب اور پرکشش نام رائج کیے گئے جن سے سود یا جوا کا مفہوم ان کے تہہ خانے میں چلا گیا اور ظاہری خوش نما نام لوگوں کو یہ دھوکہ دینے لگے کہ یہ سود یا جوا نہیں بلکہ وہ چیز ہے جس کا نام اس پر چپکا دیا گیا ہے۔ دین کا علم مسلمانوں میں

ویسے ہی برائے نام رہ گیا لہٰذا ان خوش نما ناموں اور اسکیموں نے سادہ لوح یا دین سے بے بہرہ مسلمانوں کو تیزی سے اپنے قاتل جال میں جکڑ لیا۔ اس وقت ہمارے ملک کی اکثریت سود اور جوئے کی مختلف شکلوں میں گرفتار ہونے کے باوجود یہ ماننے کے لیے تیار نہیں ہے کہ ان معاشی اسکیموں میں سود اور جوا ہی کارفرما ہے۔ سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَیَسْتَحِلَّنَّ طائِفَةٌ مِن امتی الْخَمْرِ بِاِسْمِ یُسَمُّوْنها اِیاہ ...... وفی روایة...... لیسمونها بغیر اسمها

”میری امت کا ایک گروہ شراب کا نام تبدیل کر کے اسے حلال کر لے گا۔ ایک روایت میں ہے۔ کہ وہ اس کا کوئی اور نام رکھ لیں گے۔“

(ابنِ ماجہ:۳۳۸۵۔احمد:۵/۳۲۱۔السلسلہ الصحیحہ:۹۰)

اسی طرح جوئے کے بہت سے جدید ناموں میں سے ایک نام لاٹری بھی ہے۔

لاٹری پاکستان میں:

پاکستان میں اس وبا کی ابتدا خود حکومت کی طرف سے کی گئی۔ یہ سوچے بغیر کہ یہ جوا ہے اور ایک مسلمان ملک اور مسلمان حکومت کے لیے اس کا جاری کرنا حرام ہے، یورپی ملکوں کی ریس میں اس کا آغاز کر دیا گیا۔ لوگوں کو حکومت یہ باور کراتی ہے کہ لاٹری ٹکٹ خریدنے سے مجبور لوگوں کی مدد یا حکومت کی آمدنی میں

اضافہ ہو جاتا ہے۔ ہمارے یہاں ٹی بی کے مریضوں کے علاج کے لیے ٹکٹ جاری کیے گئے۔ علاوہ ازیں حکومت اور بہت سے رفاہی کاموں کے لیے ٹکٹ جاری کرتی رہتی ہے۔

حکومت کے دیکھا دیکھی اس وقت پاکستان میں رفاہی کاموں کے لیے مختلف اسکیموں کے ٹکٹ جاری کرنے کے علاوہ بہت سے فن فیئر وغیرہ سے متعلق پروگراموں کا انعقاد کر کے عوام کو زیادہ سے زیادہ ٹکٹ خرید کر ان میں شامل ہونے اور ضرورت مندوں، کینسر زدہ مریضوں، سیلاب کی آفت میں مبتلا لوگوں، خواتین کے حقوق کی جنگ لڑنے والے لیڈروں اور فیملی پلاننگ وغیرہ جیسے منصوبوں کو کامیاب کرنے کی ترغیب بلکہ پرزور درخواست کی جاتی ہے۔ پاکستان میں جوئے کی اور بھی بہت سی شکلیں رائج ہیں جن میں سے بعض یہ ہیں۔

انعامی بانڈز، ریس کورس، انشورنس، صنعت کاروں کی انعامی سکیمیں، شطرنج، تاش، لڈو، کیرم، اسنوکر، بلئیرڈ، وڈیو گیمز، اخبارات میں شائع ہونے والے پزل (معمے) وغیرہ، آوارہ بچے شیشے کی گولیوں، سگریٹ کی ڈبیوں، سکوں، اخروٹوں وغیرہ کے ساتھ بھی جوا کھیلتے ہیں۔

لاٹری جوئے کی ایک شکل:

قرآن حکیم میں جوئے کے لیے میسر کا لفظ آیا ہے جس کا لفظی مطلب ہے

آسانی سے مل جانے والا۔ اصطلاحاً اس سے مراد ہر وہ مال ہے جو کسی معاوضے، جو کسی استحقاق، قابلیت یا محنت کی بنیاد پر حاصل ہونے کی بجائے محض بخت و اتفاق سے کسی دوسرے کے ہاتھوں سے نکل کر جیتنے والے کو مل جائے۔ میسر لفظ کی اس جامع تعریف کی وجہ سے ہر معاشرے اور ہر زمانے میں جتنی بھی اس قسم کی مال حاصل کرنے کی شکلیں رائج رہی ہیں یا رائج ہوں گی وہ سب اس لفظ کے دامن میں سمٹ آئی ہیں۔

اہلِ عرب کے ہاں جوئے کی بہت سی شکلیں رائج تھیں جن میں سے ایک شکل ازلام (جوئے کے تیر) تھے۔

لاٹری چوں کہ جوئے ہی کی ایک شکل ہے لہٰذا علما نے ازلام کے تحت ہی اس کے ممنوع ہونے کا ذکر کیا ہے۔ چنانچہ شیخ عبدالرحمٰن الناصر السعدی لکھتے ہیں:

میسر (جوئے) سے مراد ہر وہ کام ہے جس میں مدمقابل کو ہرانے اور خود جیتنے کے لیے مقابلہ ہو اور فریقین کی طرف سے جیتنے پر کوئی مالی عوض مقرر کیا گیا ہو مثلاً شطرنج کا کھیل، اور تمام قولی اور فعلی مقابلے جن کی ہار جیت پر کوئی مالِ عوض مقرر کیا ہو سوائے گھوڑ دوڑ اور اونٹ دوڑ کے اور تیر اندازی کے کیوں کہ یہ کام جہاد میں مدد دیتے ہیں۔ (تفسیر سعدی ج اول ص:۳۶۶)

مفتی محمد شفیع لکھتے ہیں: میسر کی جتنی صورتیں اور قسمیں پہلے زمانے میں رائج

تھیں یا آج رائج ہیں یا آئندہ رائج ہوں گی سب مَیْسِر، قمار اور جوا کہلائے گا۔ معمے حل کرنے کا چلتا ہوا کاروبار، اور لاٹری کی تمام صورتیں سب اس میں داخل ہیں۔ (تفسیر معارف القرآن، ج اول ص:۵۳۲)

نیز لکھتے ہیں:

امام ابنِ سیرین رحمہ اللہ کا قول ہے کہ مخاطرہ قمار میں سے ہے۔ مخاطرہ کے معنی ہیں ایسا معاملہ جو نفع وضرر کے درمیان دائر ہو، یعنی یہ بھی احتمال ہو کہ بہت سا مال مل جائے گا اور یہ بھی کہ کچھ نہیں ملے گا جیسے آج کل لاٹری کے مختلف طریقوں میں پایا جاتا ہے۔ (تفسیر معارف القرآن، ج اول ص:۵۳۲)

مولانا مودودی رحمہ اللہ پانسے (ازلام) کی تشریح میں لکھتے ہیں: جوئے کی قسم، وہ سارے کھیل اور کام جن میں اشیاء کی تقسیم کا مدار حقوق اور خدمات اور عقلی فیصلوں پر رکھنے کی بجائے محض کسی اتفاقی امر پر رکھ دیا جائے مثلاً یہ کہ لاٹری میں اتفاقاً فلاں شخص کا نام نکل آیا ہے لہٰذا ہزارہا آدمیوں کی جیب سے نکلا ہوا روپیہ ایک شخص کی جیب میں چلا جائے یا یہ کہ علمی حیثیت سے ایک معمے کے بہت سے حل صحیح ہیں مگر انعام وہ شخص پائے گا جس کا حل معقول کوشش کی بنا پر نہیں بلکہ محض اتفاق سے اس حل کے مطابق نکل آیا ہو جو صاحبِ معمہ کے صندوق میں بند ہے۔

(تفہیم القرآن ج ا ص:۴۴۲)

لاٹری شیطانی کام:

چونکہ لاٹری جوئے ہی ایک شکل ہے لہٰذا یہ شرعاً گناہِ کبیرہ اور حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَيْسِرُ وَ الْاَنْصَابُ وَ الْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ. اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَ الْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ وَ الْمَيْسِرِ وَ يَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَ عَنِ الصَّلٰوةِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ.

(المائدہ: ۹۰، ۹۱)

”اے ایمان والو! شراب، جوا، مشرکانہ آستانے اور پانسے سب شیطانی گندے کام ہیں، لہٰذا ان سے بچو تاکہ تم فلاح پا جاؤ۔ شیطان تو شراب اور جوئے کے ذریعے تمہارے درمیان دشمنی اور نفرت پیدا کرنا چاہتا ہے اور اللہ کے ذکر اور نماز سے روکنا چاہتا ہے تو کیا تم اس سے باز نہ آؤ گے؟“

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے جوئے کو شیطانی گندگی کا نام دیا۔ لہٰذا جو شخص جوئے کی کسی بھی قسم کے ذریعے دوسرے کا مال ہتھیا لیتا ہے وہ اللہ کی نافرمانی کا گناہ کرتا ہے۔

لاٹری معاشی استحصال:

لاٹری یا جوئے سے بغیر کسی محنت، معاوضے، استحقاق یا قابلیت کے ایک شخص یا ایک فریق کا مال دوسرے کی جیب میں چلا جاتا ہے چونکہ اس میں شریک ہر شخص اس لالچ میں ہوتا ہے کہ دوسرے کا مال وہ جیت لے گا لیکن جیت انفرادی جوئے میں ایک شخص کی اور اجتماعی جوئے میں چند لوگوں کی ہوتی ہے، اس طرح یہ ایک بدترین معاشی استحصال ہے۔ لاٹری میں بھی یہی صورت ہے، لاٹری میں حصہ لینے والا ہر شخص گو تھوڑی رقم صرف کرتا ہے لیکن اس کے پیچھے یہ طمع کام کر رہا ہوتا ہے کہ میں جیت جاؤں۔

لاٹری یا جوا ایک ایسا معاشی جرم ہے جو جائز طریقوں سے مال کمانے کے راستوں میں سانپ بن کر بیٹھ جاتا ہے اور ہر رزقِ حلال کمانے والے کا رُخ حرام، غصب، رشوت، ڈاکہ، چوری، سنگ دلی وغیرہ رذائل و جرائم کی طرف موڑ دیتا ہے۔

لاٹری ایثار کی قاتل:

اسلام ہر فرد کو رزقِ حلال کما کر اسے بِلا کسی طمع اور معاوضے کے ضرورت مندوں کی ضرورت پوری کرنے کی ترغیب دیتا ہے اور ساتھ ہی وہ یہ بھی تاکید کرتا ہے کہ جس کی ضرورت پوری کی ہے اسے نہ تو جتایا جائے، نہ اسے نفسیاتی ایذادی

جائے، نہ اس سے کسی بدلے کی خواہش کی جائے اور سب سے بڑی بات یہ کہ ریا نہ کی جائے، تشہیر سے ہر ممکن بچا جائے، اس لیے کہ جس اللہ کے لیے یہ ایثار کیا ہے اور جس نے اجر دینا ہے وہ بندے کے اس نیک فعل اور اس کی نیت دونوں سے پوری طرح باخبر ہے۔

جوئے اور لاٹری یا دیگر ٹکٹ فروشی کے ذریعے خدمتِ خلق تو نہیں ہوتی البتہ خدمتِ شیطان ضرور ہوتی ہے۔ جس میں حرام کمائی کے ساتھ ساتھ وقت بھی ضائع کیا جاتا ہے اور دوسروں کی خوشیوں پر ڈاکا ڈالا جاتا ہے۔

انسانی ہمدردی یا انسانی دشمنی؟

حکومت یا دیگر فن فیئر کروانے والے لوگ اپنے زعم میں انسانی ہمدردی کے نام پر ٹکٹ فروخت کرتے یا صارفین کو مالی فائدہ پہنچانے کے نام پر انعامی اسکیمیں جاری کرتے ہیں لیکن وہ یہ بھول جاتے ہیں یا شیطان ان سے یہ فراموش کروا دیتا ہے کہ یہ ایک ایسی لہو ولعب کی خوشنما گولی میں لپٹی ہوئی زہریلی پڑیا ہے جس میں شیطانی کھیل کھیلنے کے بعد جیتنے والا ہارنے والے کی دل شکستگی کا نظارہ کرتا، جیت کی خوشی میں بغلیں بجاتا اور اپنے جیسے دوسرے انسان کا مال داؤ فریب سے ہتھیا کر انسانیت دوستی کا ڈھنڈورا پیٹتا ہے۔

ٹکٹ لینے والے یا اس جوئے کے کھیل میں شامل ہونے والے ہزاروں

لوگوں کا دل توڑ کر اوران کی داؤ میں لگائی ہوئی رقم میں سے چند لوگوں کو انعام دے کر کہا جاتا ہے کہ یہ رفاہِ عامہ کی بہت بڑی نیکی ہے۔ پھر یہ دھوکہ بھی دیا جاتا ہے کہ اس نیکی میں ہارنے والے لاکھوں لوگ بھی شامل ہیں حالاں کہ اس جوئے میں شامل ہونے میں ان کی نیت محتاج کی مدد کرنا نہیں بلکہ انعام جیتنا ہی ہوتا ہے۔

باہم جھگڑے اور خود کشی کا سبب:

بعض لوگ جوئے میں رقم لگا کر جب ہار جاتے ہیں تو اس قدر دل گرفتہ ہوتے ہیں کہ وہ یا تو جیتنے والے کو قتل کر دیتے ہیں یا خود اپنے آپ کو قتل کر دیتے ہیں۔ پاکستان میں اس قسم کے واقعات اکثر ہوتے رہتے ہیں۔ چند سال قبل دو نوجوان لڑکے ویڈیو گیمز کی دکان پر جوا کھیلا کرتے تھے، ایک روز انہوں نے رقم جیت لی تو ہارنے والا نوجوان طیش میں آ گیا، پہلے جھگڑا ہوا اور پھر وہ نوجوان گھر جا کر پستول لے کر جیتنے والے دونوں بھائیوں کے گھر آیا، رات گیارہ بارہ بجے کا وقت تھا، اس نے دونوں کو باہر بلایا۔ باہر نکلتے ہی اس نے دونوں کو گولی ماردی، ایک بھائی تو موقع پر ہی ہلاک ہو گیا جب کہ دوسرا شدید زخمی حالت میں ہسپتال جا کر دم توڑ گیا۔

پاکستان میں ایک سروے کے مطابق جوئے کی وجہ سے ۱۰٪ اخلاقی جرائم ۱۵٪ جنسی جرائم، ۴۰٪ دنگا فساد کے واقعات ۹۰٪ جیب تراشیاں، ۳۰٪ طلاقیں اور ۵٪ خود کشی کے واقعات رونما ہوتے ہیں۔ (تحریکِ اصلاحِ معاشرہ مئی ۱۹۹۵)

یاد رہے کہ یہ سروے ۱۹۹۵ کا ہے اور اب سترہ سال بعد پاکستان میں جوئے کی بہت سی جدید شکلیں بھی آ چکی ہیں اور بچوں میں برداشت ختم ہوتی جارہی ہے۔ کمپیوٹر گیمز پر مار دھاڑ پر مبنی گیمز کھیل کھیل کر اور جرائم پر مبنی فلمیں اور کارٹون دیکھ دیکھ کر اب تقریباً ۹۰٪ نوجوان پکے جواری اور پکے جھگڑالو بن چکے ہیں۔

یہ تو خبر پاکستان کی ہے، مغربی ممالک میں بھی جوئے، لاٹری اور انعامی اسکیموں میں ہارنے کے باعث زندگی ہار دینے کے واقعات عام ہو رہے ہیں۔

جوا بازی کے عالمی مرکز میں ایک شخص مسلسل ۱۹ گھنٹے بیٹھا رہا اور ہارتا رہا، اس نے ان انیس گھنٹوں میں ۵۷ لاکھ تومان ہارے، جب وہ جوا خانے سے باہر نکلا تو قریبی جنگل میں جا کر گولی مار کر اپنا خاتمہ کر لیا۔ (تحریکِ اصلاحِ معاشرہ، مئی: ۱۹۹۵)

امریکہ میں ہر سال ۲ ہزار لوگ جوئے بازی کے ہاتھوں ہلاک ہو جاتے ہیں۔

(تحریکِ اصلاحِ معاشرہ، مئی: ۱۹۹۵)

ایوننگ میل برمنگھم کی ایک رپورٹ کے مطابق ایک انگریز شخص جو ہر ہفتے نیشنل لاٹری کے ٹکٹ خریدنے کا عادی تھا، اس نے لاٹری نہ نکلنے پر دل برداشتہ ہو کر خودکشی کر لی۔ مذکورہ شخص انجینئر تھا اور اپنی بیوی کے ساتھ خوش حال زندگی گزار رہا تھا مگر لاٹری کے ذریعے بیک وقت کروڑ پتی بن جانے کی آرزو نے اس کی اور پورے خاندان کی زندگی تہس نہس کر دی۔

(ماہنامہ صراطِ مستقیم، برمنگھم جلد ۱۶، شمارہ: ۶، ۱۹۹۵ء ۱۴، ۱۷ء)

جوانفسیاتی اور طبعی بگاڑ کا باعث:

جوا ایک ایسا شیطانی مرض ہے جس میں قابو آ جانے والا اپنے آپ کو اس میں ہمہ وقت مشغول رکھنے کی کوشش کرتے ہوئے، جیسے جیسے جیت قریب آتی محسوس کرتا ہے، ایک کریہہ خوشی اس کی رگوں کو پھلاتی، اس کے خون کو گرماتی اور اس کے اندر برتری اور تفاخر کا احساس پیدا کر کے اس کی ذہنیت کو تباہ کرتی جاتی ہے، اور جیت کے آثار دیکھنے کے ساتھ ہی وہ بہت بری آواز میں قہقہہ بلند کرتا، ساتھیوں کے ہاتھ پر ہاتھ مارتا یا اپنی رانوں پر ہاتھ مارتا، ہونٹوں سے سیٹیاں بجاتا اور بغلیں بجانے لگتا ہے۔ جیتی ہوئی رقم ملتے ہی مختلف تعشیانہ منصوبے اس کے سامنے آ کر ناچنے لگتے ہیں، وہ یہ حرام مال حرام جگہ پر عموماً فوراً ہی یہ سوچ کر خرچ کر دیتا ہے کہ وہ مزید بازی لگا کر یا ٹکٹ خرید کر رقم حاصل کر لے گا لیکن ظاہر ہے، اتفاقات ہمیشہ یاوری نہیں کیا کرتے۔

جب وہ ہار رہا ہوتا ہے یا ہارنے کی خبر سنتا ہے تو اس کے اعصاب پر تشنج طاری ہو جاتا ہے، اس کا ذہن اتنی بڑی رقم سے محروم ہو جانے کے لیے قطعاً تیار نہیں ہوتا۔ اس کے دل کی دھڑکن بڑھ جاتی ہے، غصے کی شدت کی وجہ سے دورانِ خون بڑھ جاتا ہے اور رگیں پھول جاتی ہیں، دل و دماغ پر سکتہ طاری ہو جاتا ہے، ایسے میں اس کا جی چاہتا ہے کہ چیزوں کو توڑ پھوڑ دے، سامنے آنے والے کی پٹائی کر

دے، بعض اوقات وہ ہذیان تک بکنے لگتا ہے۔

جب جوئے کی عادت ہو جاتی ہے تو جوئے باز جسمانی تسکین کے لیے شراب اور منشیات کا سہارا لیتے ہیں۔

یاد رہے کہ جوا اور شراب دونوں ام الامراض ہیں، جب کہ شراب اپنے ساتھ زنا، موسیقی اور رقص کو بھی گھسیٹ لاتا ہے، نتیجہ یہ کہ ان میں سے ایک گناہ میں مبتلا ہونے والا رفتہ رفتہ تمام گناہوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

لاٹری ممنوع و حرام کمائی:

نبی اکرم ﷺ نے خرید و فروخت کے ان تمام طریقوں کو حرام قرار دیا ہے جن میں خریدار اور فروخت کرنے والے کے درمیان قیمت طے نہ کی جا سکے، اور جو چیز خریدنا ہے اس کا معیار، اس کی تعداد بھی متعین نہ ہو۔ پھر یہ بھی طے نہ ہو کہ قیمت کتنی مدت میں ادا کی جائے گی۔

اہلِ عرب کے ہاں خرید و فروخت کی ایک قسم منابذہ لاٹری ہی سے ملتی جلتی تھی۔ جس میں خریدار اپنا کپڑا یا رومال وغیرہ کسی تجارتی مال پر (خصوصاً کپڑے کے تھانوں پر) پھینکتا، ایک قیمت پہلے سے طے کر لی جاتی پھر وہ کپڑا یا رومال جس تھان پر جا گرتا، طے شدہ قیمت میں وہ خریدار کی ملکیت میں دے دیا جاتا۔

اسی طرح ایک قسم بیع ملامسہ تھی، جس میں مال کی قیمت طے کر لی جاتی اور مال

کی مختلف گٹھڑیاں یا ڈھیریاں یا تھان سامنے رکھ دیے جاتے۔ رات کے اندھیرے میں یا آنکھیں بند کر کے خریدار سے کہا جاتا کہ وہ ان میں سے کسی ایک پر ہاتھ رکھے جس گٹھڑی، ڈھیری یا تھان پر وہ ہاتھ رکھ دیتا وہ اتنی قیمت میں اسی کا ہو جاتا۔ (دیکھیے صحیح بخاری: ۲۱۴۴، ۲۱۴۶، ۲۱۴۷، ۲۱۴۵۔ مسلم: ۳۸۰۵)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع حصاۃ اور بیع غرر سے منع کیا ہے۔ (مسلم: ۳۸۰۸)

حصاۃ کا لفظی مطلب کنکری پھینکنا ہے۔ عربوں کے ہاں اس کی مختلف صورتیں رائج تھیں۔

(۱) بیچنے والا خریدار سے کہے کہ اتنی رقم دے کر نشانہ لگاؤ جس چیز پر نشانہ لگے گا وہ تمہاری ہو گی۔

(۲) بیچنے والا خریدار سے کہے، کنکری کو پھینکو جس جگہ کنکری گرے گی وہ زمین اتنے میں تمہاری ہو گی۔

(۳) بیچنے والا خریدار سے کہے کہ اتنی رقم دے کر ریوڑ پر نشانہ لگاؤ جس بکری پر نشانہ لگے وہ تمہاری ہو گی۔

(۴) بیچنے والا خریدار سے کہے کہ اس چیز کی اتنی رقم ہو گی جتنی میری یا تیری مٹھی میں کنکریاں آئیں۔

(۵) بیچنے والا مٹھی میں کنکریاں لے لیتا ہے اور خریدار اس کی قیمت لگاتا جاتا ہے اور جب فروخت کرنے والے کے داؤ میں آتا تو کنکریاں پھینک دیتا جس سے بیع پختہ ہو جاتی۔

ان سب خریداری اور فروخت کے طریقوں پر غور کیجیے لاٹری اور انعامی اسکیموں میں یہی طریقہ اختیار کیا جاتا ہے۔

لہٰذا لاٹری کے ذریعے حاصل کیا گیا انعام یا رقم واضح طور پر حرام ہے۔

لاٹری کا مال باطل مال:

ربّ کریم کا ارشاد ہے:

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَیْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ وَ لَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِیْمًا وَ مَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّ ظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِیْهِ نَارًا وَ كَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ یَسِیْرًا (النساء: ۲۹، ۳۰)

''اے ایمان والو! اپنے مال آپس میں باطل طریقوں سے نہ کماؤ، مگر یہ کہ باہمی رضامندی سے تجارت کے ذریعے مال حاصل ہو جائے اور اپنی جانوں کو قتل نہ کرو، اللہ تم پر بڑا مہربان ہے۔ اور جو شخص ظلم و زیادتی کے ساتھ ایسا کرے گا اس کو ہم جلد ہی آگ میں جھونک دیں گے۔''

مولانا ابوالاعلیٰ مودودی لکھتے ہیں:

اس آیت میں تجارت کو دو شرطوں کے ساتھ مشروط کیا گیا ہے۔ ایک یہ کہ تجارت فریقین کی رضامندی سے ہو۔ دوسرے ایک فریق کا فائدہ دوسرے کے نقصان میں نہ ہو۔

اپنی جانوں کو قتل نہ کرو کے دو معنی ہیں: ایک یہ ایک تم ایک دوسرے کو قتل نہ کرو۔ دوسرے یہ کہ اپنے ہاتھوں خود کو قتل نہ کرو۔ لیکن دونوں صورتوں میں حاصل یہ کہ جو شخص اپنے فائدہ کی خاطر دوسروں کو نقصان پہنچاتا ہے وہ گویا دوسروں کا خون بہاتا ہے۔ اور نتیجۃً اپنے لیے ہی ہلاکت کے دروازے کھولتا ہے۔

(اسلام کی معاشی بنیادیں از ابوالاعلیٰ مودودی)

جوئے، لاٹری یا انعامی اسکیموں میں ایک شخص یا چند اشخاص تو مالی فائدہ حاصل کر لیتے ہیں لیکن باقی تمام حصہ لینے والوں، جوا کھیلنے والوں یا انعامی اسکیموں میں ہار جانے والوں کو مالی نقصان برداشت کرنا پڑتا ہے لہٰذا ان طریقوں سے حاصل کیا ہوا مال باطل مال کے زمرے میں شامل ہے۔

ممکن ہے کچھ لوگ یہ کہیں کہ تمام حصہ لینے والے لاٹری میں اپنی مرضی سے شامل ہوتے ہیں، انہیں یہ علم ہوتا ہے کہ لاٹری خالی بھی جا سکتی ہے، اس کے باوجود وہ اپنی مرضی سے لاٹری لیتے ہیں۔

جواب یہ ہے کہ یوں تو جادو سیکھنے کا علم اور اس کے ذریعے کمانا، عصمت فروشی کر کے کمانا، تصویریں بنا کر یا فروخت کر کے کمانا، گانے بجانے کا کام کر کے کمانا بھی اپنی مرضی سے ہی کیا جاتا ہے لیکن اسلام نے ان سب کو حرام قرار دیا ہے۔ لہٰذا لاٹری، جوا یا انعامی اسکیموں میں یہ نہیں دیکھا جائے گا کہ کس نے اپنی مرضی سے حصہ لیا ہے بلکہ یہ دیکھا جائے گا کہ مال حاصل کرنے کا یہ طریقہ حرام ہے۔

جہنم میں دخول کا سبب:

رب کریم نے ارشاد فرمایا ہے:

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَ لْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ (البقرہ:۱۸۶)

حرام مال سے بچنے کی اس قدر تاکید ہے کہ اگر کسی چیز یا مال کے متعلق یہ شک بھی ہو کہ نا معلوم وہ حرام ہے یا حلال؟ تو اسے چھوڑ دینے کا حکم ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

دع ما یریبک الیٰ مالا یریبک (ترمذی: 2518)

''وہ چیز چھوڑ دے جو تجھے شک میں ڈال دے (کہ حلال ہے یا حرام) بلکہ وہ چیز اختیار کر جس میں شک نہیں ہے۔''

حرام سے بچنے کی یہ تاکید اس لیے بھی ہے کہ حرام مال سے پرورش پانے

والے پر جنت حرام ہے، یہ فرمان ہے:

''وہ گوشت اور خون جو حرام سے پرورش پائے اس کا ٹھکانا جہنم ہے۔''

(مشکاۃ للالبانی، کتاب البیوع: ۲/ ۷۸۷)

حرام مال کھانے والے کی نہ دعا قبول ہوتی ہے، نہ نماز، نہ صدقہ، نہ دیگر فرائض و نوافل قبول ہوتے ہیں جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ایک آدمی طویل سفر کر کے ایک مقدس مقام پر اس حال میں آتا ہے کہ اس کے بال پراگندہ ہیں، جسم اور کپڑوں پر گرد و غبار ہے، وہ آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا اٹھا کر دعا کرتا ہے: اے میرے رب! اے میرے رب! اے میرے رب! حالت یہ کہ اس کا کھانا حرام، اس کا پہننا حرام، حرام غذا سے اس کی نشوونما ہوئی ہے تو اس آدمی کی دعا کیسے قبول ہو سکتی ہے؟ (مسلم: ۲۲۴۹)

لاٹری چونکہ صریح جوا ہے اور جوئے کی کمائی حرام ہے اس لیے کسی مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ لاٹری میں حصہ لے۔

لاٹری ہر معاشرے میں ایک جرم:

اپنی نوعیت کے اعتبار سے جوئے کی ایک شکل ہونے کی وجہ سے اسلام میں تو حرام ہے ہی، مغربی معاشرے میں بھی سماجی جرم سمجھی جاتی ہے، چنانچہ اہلِ مغرب کے سمجھ دار لوگوں نے اسے کبھی بھی قبول نہیں کیا بلکہ اس کی مذمت ہی کی ہے۔

چنانچہ ان سائیکلو پیڈیا آف سوشل سائنس کا مصنف لکھتا ہے:

معاشی اور اقتصادی خرابیوں سے قطع نظر لاٹری کا کثرت سے عوام میں مقبول ہونا سماجی خرابیوں کو پروان چڑھاتا ہے۔ لاٹری کے خلاف تعزیری اقدامات کا بنیادی محرک معاشی خرابیاں ہیں۔ معاشی معاملات میں بجائے محنت اور قابلیت کے قسمت پر انحصار کرنا بدترین رجحان ہے جو عوام میں لاٹری کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ (ج ۹ ص: ۶۱۶)

۱۷۶۲ء میں نیسلوانیا کی امریکی صوبائی اسمبلی نے لاٹری کو ممنوع قرار دیتے ہوئے اعلان کیا کہ لاٹری سماجی خرابیوں اور تساہل کی موجب ہے۔ نیز معاشی نظام کے لیے سخت مضر ہے۔ (ان سائیکلو پیڈیا برٹانیکا، ج ۱۴ ص: ۴۰۵)

ہندو لیڈر راج گوپال اچاری نے اسمبلی میں کہا:

ان لاٹری اسکیموں میں جو کچھ بھی کیا جاتا ہے اس کے نتیجے میں ہمارے عوام میں قمار بازی کی ذہنیت فروغ پا رہی ہے جب کہ ضرورت اس بات کی ہے کہ ان کے ذہنوں کو مفید سمتوں میں فروغ دیا جائے۔ داؤ پر جانے والی مجموعی رقم کا بڑا حصہ جیتنے کے لیے چھوٹی سی رقم داؤ پر لگانا قمار بازی کے علاوہ کچھ نہیں۔

(ماہنامہ دعوت یکم جولائی: ۱۹۷۰ء)

ہندو سیاست دان شری راج گوپال مزید کہتا ہے:

''جب لاکھوں انسانوں کو ریاستی لاٹری میں انعام نہیں ملتا تو ان میں بہت سے لوگ جو انعام ملنے کی توقع رکھتے تھے ناامید ہو جاتے ہیں اور بغیر محنت کے روپیہ حاصل کرنے کے دوسرے طریقوں کی طرف مائل ہو جاتے ہیں اور اس رجحان کے نتیجے میں دھوکہ دہی اور دیگر گناہ کے کام کرنے کی ذہنیت ان میں پرورش پانے لگتی ہے۔ مختلف ریاستوں کی حکومتیں اسٹیٹ لاٹری شروع کر کے آگ سے کھیل رہی ہیں اور لاکھوں انسانوں کو اس پرفریب کھیل میں شریک کر رہی ہیں۔ (سوراجیہ ۲۸ جولائی ۱۹۶۹ء)

لاٹری کے کام میں کسی بھی قسم کی شرکت ممنوع:

لاٹری کے کسی بھی کام میں شرکت کرنا بھی جائز نہیں کیوں کہ یہ حرام کام میں معاونت ہے اور حرام میں معاونت بھی حرام ہے، ارشاد ہے:

وَتَعَاوَنُوْ عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوىٰ وَلَا تَعَاوَنُوْ عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ

(المائدہ: ١)

''اور تعاون کرو نیکی اور تقویٰ (کے کاموں) میں اور مت تعاون کرو گناہ اور ظلم کے (امور) میں۔''

نبی اکرم ﷺ نے شراب کے کام میں شرکت کرنے والے دس لوگوں پر لعنت فرمائی ہے:

(۱) شراب پر
(۲) شراب نچوڑنے والے پر
(۳) شراب نچڑوانے والے پر
(۴) شراب بیچنے والے پر
(۵) شراب خریدنے والے پر
(۶) اس کے اٹھانے پر
(۷) جس کے لیے شراب اٹھا کر لے جائی جائے اس پر
(۸) اس کی قیمت کھانے والے پر
(۹) شراب پینے والے پر
(۱۰) شراب پلانے والے پر۔

(سنن ابنِ ماجہ: ۳۳۸۰۔ ابوداؤد: ۳۶۷۴۔ احمد: ۲/ ۹۷)

اگر فرض کیجیے شراب کے کام میں اور لوگ بھی شامل ہوں تو جتنے لوگ کسی بھی طریقے سے شامل ہوں گے وہ سب اس لعنت کے مستحق ہوں گے۔

اسی حرام امر کو سامنے رکھتے ہوئے لاٹری کے کام میں شامل ہونے والے لوگ بھی حرام میں شامل ہوں گے۔

☆ لاٹری ہو یا ریس، ریفل ٹکٹ ہوں یا انعامی اسکیمیں، بلیئرڈ کلب ہوں یا

انشورنس کمپنیاں، عام گلیوں اور چوراہوں میں کھیلا جانے والا جوا ہو یا گورنمنٹ کے تحت ڈگری یافتہ لوگوں کے ہاں کھیلا جانے والا جوا، اس میں حصہ لینے والا ہر شخص اس گناہ میں شامل ہے۔ مثلاً

☆ ایسے کاموں کے لیے جگہ مہیا کرنے والے
☆ جوا کھیلنے والوں کے لیے کھانا یا دیگر چیزیں مہیا کرنے والے
☆ اشتہارات کی عبارت ترتیب دینے والے
☆ اس اشتہار وغیرہ کو شائع کرنے والے
☆ لوگوں تک اس کی خبر پہنچانے والے
☆ اس کی عکس بندی کرنے والے
☆ ان کے تحت ہونے والی تقریبات میں کسی قسم کا کام کرنے والے
☆ چپڑاسی، بیرے اور عام ملازم وغیرہ
☆ رقم مہیا کرنے والے

لاٹری کی حرمت کے فتوے

فتاویٰ دارالعلوم دیوبند میں لاٹری کے متعلق درجِ ذیل فتویٰ ہے:

یہ قمار ہے شرعاً جائز نہیں، جس کا نام نکلا، اس کو وہ روپیہ لینا درست نہیں ہے اور نہ مالک کمپنی کو کمیشن لینا درست ہے بلکہ جس کا روپیہ ہے وہ اس کو واپس کرنا چاہیے، کسی کارِ خیر میں اس کا صرف کرنا درست نہیں ہے اور کبھی ایسا معاملہ نہ کیا جائے۔ (جلد ہشتم ص:۲۳۶)

مولانا مبشر احمد ربانی سے انعامی بانڈز سے متعلق فتویٰ پوچھا گیا جو لاٹری ہی سے ملتا جلتا ہے اور جوئے کی ہی ایک شکل ہے تو انہوں نے کہا:

انعامی بانڈز سود ہی ہیں جن کے ساتھ جوئے کی آمیزش کی گئی ہے۔ حکومت انعامی بانڈز فروخت کر کے بہت سے لوگوں کی رقم جمع کرتی ہے اور ان کو گارنٹی دیتی ہے کہ آپ کی اصل رقم محفوظ ہے۔ اگر آپ کا نمبر نکل آیا تو انعام دیا جائے گا۔ یہ انعام اس ساری جمع شدہ رقم کا سود ہے جو حرام ہے۔

اگر جائز بھی ہو تو یہ ان تمام لوگوں کا حق ہے جنہوں نے رقم جمع کرائی تھی مگر یہ سب صرف اتفاقاً نمبر نکل آنے والے کو دیا جاتا ہے جو کسی استحقاق یا قاعدے کے

مطابق نہیں بلکہ صرف بخت واتفاق پر ہے اسی کا نام جوا ہے۔

اخبارات کے پزل (معمے) ریفل ٹکٹ، قسمت کی پڑیا، لاٹری سب حرام ہیں ایسے انعامات سے تیار ہونے والے کھانے، تقریبات، اوران میں شرکت بالکل ناجائز ہے۔(ہفت روزہ غزوہ ۱۸ تا ۲۴ شوال ۱۴۲۹ھ)

لاٹری کے کاروبار کرنے والے کا تحفہ وصول کرنا:

مولانا ثناءاللہ مدنی لکھتے ہیں:

جوئے کا کاروبار کرنا چوں کہ شرعاً حرام ہے لہٰذا اس مال کے تحائف بھی قبول نہیں کرنے چاہییں۔صحیح حدیث میں ہے:

ان اللہ طیب لا یقبل الا طیبا

''بے شک اللہ پاک ہے اور پاک ہی کو قبول کرتا ہے۔''

جب یہ مال بامر مجبوری آپ کے ہاتھ لگ گیا ہے تو اسے اپنے استعمال میں مت لائیں اور نہ کسی مباح مصرف میں اس کو خرچ کریں ہاں البتہ اگر کسی پر ظلم کی چٹی پڑ گئی ہو یا کوئی سودی رقم کا مقروض ہو تو یہ اشیا اس کو دیں شاید کہ اس ذریعہ سے مظلوم کو ظالم سے نجات مل جائے۔(فتاویٰ ثنائیہ مدینہ ص:۵۶۴ ج اول)

لاٹری اور انعامی اسکیموں کے فروغ کی وجوہات:

انسانی فطرت ہے کہ جو چیز اسے بیٹھے بٹھائے بغیر کسی محنت کے حاصل ہو

جائے اس پر وہ بہت خوش ہوتا ہے اور اس کی طمع بھی کرتا ہے۔ غور کیجیے:

☆ ایک خاتون دو اڑھائی گھنٹے مزیدار کھانا پکانے میں صرف کر دیتی ہے لیکن کسی کے ہاں سے ایک پلیٹ چاول آ جائیں تو بچے کیا بڑے کیا نعمت غیر مرقبہ سمجھ کر اس پر ٹوٹ پڑتے ہیں۔

☆ ایک شخص محنت کر کے اپنی تنخواہ وصول کرتا ہے لیکن جب اسے طے کردہ تنخواہ سے زائد کوئی چیز مالک کی طرف سے یا حکومت کی طرف مل جائے تو وہ اس پر خوشی سے پھولا نہیں سماتا۔

☆ اگر کبھی گھر کے کسی کونے کھدرے سے اپنے ہاتھوں رکھی ہوئی ایسی رقم مل جائے جسے ہم بھول چکے تھے تو اس کو دیکھ کر خوشی کا کوئی ٹھکانا نہیں رہتا۔ یوں لگتا ہے جیسے یہ مال بغیر کسی محنت کے ملا ہے۔

لاٹری اور انعامی اسکیموں کا بھی یہی حال ہے، انسان لالچ میں آ کر اس وقت چند روپے لاٹری ٹکٹ یا کوپن پر خرچ کر لیتا ہے لیکن اگر کبھی اتفاق سے اسے انعام مل جائے تو اس کا جی چاہتا ہے کہ وہ یہ تجربہ دوبارہ بھی کر لے۔ یا جب وہ سنتا ہے کہ فلاں فلاں کو انعام ملا ہے تو وہ بھی ہر بار قسمت آزمائی کرنے کے لیے اس میں شامل ہوتا ہے۔

نیز رفاہی اسکیموں کے کرتا دھرتا لوگ خدمتِ انسانیت کے بلند بانگ دعوے

کرتے اوراس قدر اجر کی بشارتیں سناتے ہیں کہ شیطان کہتا ہے! چلو لگے ہاتھوں نیکی بھی کرلواور اگر انعام نکل آیا تو وارے نیارے ہو جائیں گے۔

انعامی اسکیموں کا اعلان کرنے والے صنعت کار اس قدر سبز باغ دکھاتے ہیں کہ بڑے بڑے عقل مندوں کے منہ میں پانی آنے لگتا ہے اور وہ نہ چاہتے ہوئے بھی دیگر کمپنیوں کی وہی چیز چھوڑ کر انعام کا اعلان کرنے والی کمپنی کی چیز خرید لیتے ہیں۔

اس وقت خود غرضی اور پیسہ کمانے اور بنانے کی دھن ہر شخص کے سر پر بری طرح سوار ہو چکی ہے۔ جمہوری نظام جو ہمارے ہاں بلکہ ہر ملک پر مسلط کر دیا گیا ہے اس میں سرمایہ ہی تمام مناصب، تعلیمی ڈگریوں اور معاشرے میں صاحبِ اثر و رسوخ کہلانے کی کلید ہے لہٰذا ہر شخص ناجائز اور جائز ہر طریقے سے اس دوڑ میں شامل ہو چکا ہے۔لوگ جائز طریقے سے مناسب کمائی کھا کر بھی مطمئن نہیں رہتے اور مزید مختلف انداز سے کمانے کے لیے ہاتھ پاؤں مارتے ہیں۔

یوں بھی اہلِ دنیا کا مقصد تو دنیا کمانا ہی ہے لیکن سوچنے کی ضرورت تو اہلِ ایمان کو ہے کہ ان کا مقصدِ زندگی دنیا کمانا ہے یا دنیا سے آخرت کی کمائی کما کر اپنے ساتھ لے جانا ہے۔ ان کے لیے دنیا ایک ایسا راستہ ہے جس سے گزر کر انہوں نے اللہ کے حضور حاضر ہونا اور جنت کی دائمی زندگی اور عیش گاہ میں جانا ہے، جہاں

نہ موت آئے گی نہ کوئی بیماری، نہ کوئی نعمت کم ہوگی، نہ چھنے گی، جہاں نہ دھوپ ہوگی نہ تکلیف دہ سردی، جہاں نہ بھوک ہوگی نہ الم، نہ جسمانی گندگی ہوگی نہ روحانی خباثتیں، جہاں نہ عبادت کے مکلّف ہوں گے نہ دنیوی واخروی حساب کے ذمہ دار......صرف سلاماً سلاماً کی آوازیں ہوں گی۔ یا پھر الحمد للہ اور سبحان اللہ کی۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

کن فی الدنیا کانک غریب او عابرِ سبیلٌ

(بخاری، کتاب الزھد والرقاق)

''دنیا میں یوں رہو جیسے کوئی اجنبی یا راہ چلتا مسافر۔''

نبی اکرم ﷺ نے قیامت کے روز کا خوف و ہراس اور حساب و کتاب کی شدت اور رب قہار کی پکڑ کے متعلق احساس دلاتے ہوئے فرمایا:

''ابن آدم کے قدم تب تک نہ ہلیں گے جب تک کہ اس سے پانچ چیزوں کا حساب نہ لیا جائے، اس کی عمر کے متعلق کہ کہاں اسے برباد کیا؟ جوانی کو کہاں صرف کیا؟ مال کہاں سے کمایا؟ مال کہاں خرچ کیا؟ جو سیکھا اس پر کتنا عمل کیا؟

(ترمذی:۱۹۶۹)

اللہ تعالیٰ ہمیں ان سوالوں پر دل کی گہرائی سے غور کرنے اور ان کے جوابات کی تیاری کے لیے صبح و شام انہماک، توجہ اور تقویٰ کی نعمت نصیب فرمائے۔ آمین

مالی معاملات پر ہماری مزید کتب

- ☆ خریدیں اور جیتیں
- ☆ گداگری
- ☆ صدقہ کیوں اور کیسے؟
- ☆ چندہ/فنڈ
- ☆ اسلام اور رفاہی کام
- ☆ زکاۃ کے حق دار کون؟
- ☆ کیا آپ زکاۃ وصدقات لے سکتے ہیں؟
- ☆ زیور، زکاۃ اور خواتین
- ☆ تقسیمِ وراثت اور ہمارا معاشرہ
- ☆ اشیائے ضرورت کا اسلامی معیار

معاون کتب

☆ تفسیر تفہیم القرآن از مولانا مودودی

☆ تفسیر معارف القرآن از مفتی محمد شفیع

☆ تفسیر تیسیر القرآن از مولانا عبدالرحمٰن کیلانی

☆ تفسیر سعدی از شیخ عبدالرحمٰن السعدی

☆ صحیح بخاری

☆ صحیح مسلم

☆ سنن ابی داؤد

☆ سنن ترمذی

☆ سنن نسائی

☆ سنن ابنِ ماجہ

☆ مسند احمد

☆ السلسلة الاحادیث الصحیحہ از علامہ البانی

☆ مشکاۃ المصابیح

☆ فتاویٰ دارالعلوم دیوبند

☆ لاٹری کتابچہ از شمس الدین پیرزادہ

☆ فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

☆ اسلام کی معاشی بنیادی

☆ سفرنامہ یورپ از س ف اعجاز انڈیا

☆ ماہنامہ تحریکِ اصلاحِ معاشرہ

☆ ماہنامہ صراطِ مستقیم برمنگھم

☆ ماہنامہ دعوت

☆ ہفت روزہ غزوہ

☆☆☆

اصلاحِ نفس سیٹ

خطوطِ مسعود	ٹی وی گھر میں کیوں؟	اشیائے ضرورت کا اسلامی معیار	خوابوں کی دنیا
خطوطِ مریم	غیر مسلموں کی مصنوعات اور ہم	تصویر ایک فتنہ	مکان ایک بنیادی ضرورت
صدقہ کیوں اور کسے دیں؟	رنگ اور رنگینیاں	طاؤس و رباب	ہمارا دستر خوان
چند آیات کی تفسیر اور عمل صحابہؓ	معمولی چیزوں کا لین دین	علیم و خبیر کے نام خطوط	کھانے اور پینے کے آداب
نماز میں پڑھی جانے والی دعائیں	مرض اور علاج احادیث کی روشنی میں	بولتی سوچیں	مشکوک اشیاء سے پرہیز
والفجر	وہ خوش قسمت کھانے جو نبی ﷺ نے کھائے	جسمانی حرکات اور شائستگی	

مطبوعاتِ مشربہ علم و حکمت

0300-4270553
0321-4609092

کامران پارک زینبیہ کالونی نزد منصورہ ملتان روڈ لاہور

1 2 3 4 5 6 7 8 1 4